

## پریس ریلیز

# مغربی دوہرے معیارات؛ سُنّتی واقعے کی مذمت اور مقدس سرزمین فلسطین میں ہونے والے قتل عام پر خاموشی

(ترجمہ)

اب کوئی ایک بھی سربراہ مملکت خواہ وہ مغربی ہو یا عرب ایسا باقی نہیں رہا جس نے سُنّتی کے واقعے کی مذمت نہ کی ہو۔ جس میں سُنّتی میں یہودیوں کے تہوار "حنوکا" کو نشانہ بنانے والے حملے کے نتیجے میں فائرنگ سے پندرہ افراد بلک بھئے۔ اس کے بر عکس، گزشتہ دو برسوں کے دوران مقدس سرزمین فلسطین میں یہودی وجود کے جراثم پر اس قسم کی بھرپور اور واضح مذمت بہ نے نہیں دیکھی۔ حسب معمول، عوامی رائے کو گمراہ کیا گیا، اور واقعے کے محرکات کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ سب کی توجہ محض اس عمل کی مذمت پر مرکوز رہی، اور ان اسباب کو نظر انداز کر دیا گیا جنہوں نے ان دو حملہ اوروں کو جشن منانے والوں پر فائرنگ کرنے پر آمادہ کیا۔

ایک ایسے وقت میں جب مغرب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی صلیبی مہم کو بوا دے رہا ہے، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل، 16 دسمبر 2025 کو اس واقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آگ پر مزید تیل ڈال دیا، اور دنیا کی اقوام سے اس چیز کے خلاف عالمی جنگ کی اپیل کی جسے اس نے "انتہاپسند اسلامی دبشت گردی" قرار دیا۔ وائٹ ہاؤس میں حنوکا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے زور دیا: "تمام اقوام عالم کو انتہا پسند اسلامی دبشت گردی کی شکل میں موجود شر کی قوتون کے خلاف یکجا بونا ہوگا، اور ہم یہی کر رہے ہیں"

آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتہوئی البانیزی نے کہا کہ دونوں حملے اور، ایک شخص اور اس کا بیٹا "نفرت پر مبنی نظریے سے متاثر تھے۔" دوسری جانب، یہودی وجود کے وزیر اعظم نے مغربی ممالک سے مطالبه کیا کہ وہ یہود دشمنی کے خلاف اپنی کوششوں میں شدت لائیں اور یہودی برادریوں کے تحفظ کو یقینی

بنائیں۔ اس نے منگل، 16 دسمبر کو بیان دیا: "میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مغربی حکومتیں یہود دشمنی کے خلاف لڑنے اور دنیا بھر میں یہودی برادریوں کو درکار تحفظ اور سلامتی فراہم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ بہتر ہوگا کہ وہ بماری تنبیہات کو سنجدگی سے لین... میں فوری اقدام کا مطالبہ کرتا ہوں۔"

سیاسی رہنماؤں کے فریب پر مبتنی بیانات سے ہٹ کر معاملے کو واضح کرنے کے لیے ہم درج ذیل نکات پیش کرتے ہیں:

**پہلا:** اسلام میں دہشت گردی کاویسا کوئی تصور موجود نہیں ہے، جیسا کہ مغرب اور صلیبی اتحاد کے سربراہ ٹرمپ دعویٰ کرتے ہیں، کیونکہ اسلام ایک الہی پیغام اور تمام انسانوں کے لیے رحمت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافِةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ "اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے ہی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" [سورہ سباء: 28]

اور "دہشت" کے مفہوم سے مakhوذ واحد لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے، وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے راستے میں اللہ کے دشمنوں، یعنی کافروں اور مجرموں، کے خلاف قتال کے سیاق میں آیا ہے، تاکہ اللہ کا کلمہ سب سے بلند ہو۔ چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَعِدُوا لَهُمْ مَا أَسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ "اور ان کے مقابلے کے لیے جتنی قوت تم سے ہو سکے تیار رکھو، اور بندھے ہوئے کھوڑے بھی، تاکہ اس کے ذریعے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن پر رب ڈال سکو، اور ان کے سوا دوسروں پر بھی جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے۔" [سورہ الأنفال: 60]

مزید برآں، اسلام کسی بے گناہ جان کے قتل کو نہایت سنگین جرم اور بڑے کتابوں میں سے شمار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِعَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَانَمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ "اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم مقرر کیا کہ جس نے کسی جان کو قتل کیا، بغیر اس کے کہ وہ کسی جان کے بدلتے ہو یا زمین میں فساد کرنے کی سزا ہو، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے ایک جان کو بچایا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔" [سورہ المائدہ: 32]

پس، اس یہودی وجود کے بارے میں کیا کہا جائے جو صلیبی اتحاد کی مکمل حمایت کے ساتھ، دو سال سے بھی کم عرصے میں ستراز سے زائد بے گناہ جانوں کو قتل کر چکا ہے؟!

**دوسرा:** جسے ٹرمپ "اسلامی دبشت گردی" کہتا ہے، اس کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ٹرمپ بخوبی جانتا ہے کہ جس دبشت گردی کی وہ بات کرتا ہے وہ دراصل اس کے اپنے ملک، اس کے سیکیورٹی اداروں، اور مسلم دنیا میں اس کے زیر حکم کام کرنے والی ایجنٹ حکومتوں کی پیدا کردہ ہے، جو ان طاقتوں کے ناپاک مقاصد کو پورا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اور پھر اس کا جھوٹا الزام اسلام اور مسلمانوں پر ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ سب اسلام کی شبیہ بگاڑنے اور لوگوں کو اس سے دور کرنے کے مقصد سے کیا جاتا ہے، اس خوف سے کہ کہیں انسانیت اس مادہ پرست مغربی فکر کو چھوڑ نہ دے، جس نے اسے بدخل کر دیا ہے اور تھکا دیا ہے، اور رحمت کے عظیم دین، اسلام، کو اختیار نہ کر لے۔

**تیسرا:** سُنْنَة کے واقعے کا ذمہ دار اسلام اور مسلمانوں کو ٹھہرانا، اور حملہ آوروں پر یہود دشمنی کا الزام لگانا، حقیقت سے پہلو تھی اور اصل وجہ کو نظر انداز کرنا ہے۔ اس واقعے کی بنیادی وجہ مغرب کی منافقت اور دوپرا معیار ہے۔ مغرب کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کہ یہودی وجود دو سال سے بھی کم عرصے میں ستراز سے زائد بے گناہ لوگوں کو قتل کر چکی ہے، اور یہودی وجود ان معابدوں اور چارٹروں پر دستخط کرنے کے باوجود قتل و غارت جاری رکھے ہوئے ہے جو اسے خونریزی روکنے کا پابند بناتے ہیں، اور جن کی ضمانت خود مغرب نے دی ہے۔ لہذا اس واقعے کا اصل ذمہ دار خود مغرب ہے۔ یہی مغرب ہے جو بغیر کسی حد کے یہودی وجود کی حمایت کرتا رہا ہے تاکہ وہ قتل عام کرے۔ یہی وہ کربناک صورتحال ہے جو ایک نہایت بردبار اور دانشمند انسان کو بھی مشتعل کر کے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیتی ہے۔



حزب التحریر کا مرکزی میڈیا افس